دعا کے دوران، اذان شروع ہوجائے تو دعا جاری رکھیں یا اذان سنیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہم محفل میں دعا مانگ رہی تھیں کہ اذان شروع ہوگئی، اب اذان کا جواب دیں یا دعا جاری رکھیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق جب اَذان اور اقامت ہو تو اتنی دیر کے لیے بندہ سلام، کلام، تمام اعمال روک دے، یہاں تک کہ اذان کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دورانِ تلاوت اگر اذان شروع ہوجائے تو تلاوت روک کر اذان سنے اور اس کا جواب دے۔ لہذا دعا کے دوران اگر اذان شروع ہوجائے تو دعا روک کر اذان سنیں اور جواب دیں۔

اذان واقامت کے دوران کام کاج میں مشغول نہ ہونے کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے"ولا ينبغي أن يتكلم السامع في خلال الأذان والإقامة ولا يشتغل بقراءة القرآن ولا بشيء من الأعمال سوى الإجابة، ولو كان في القراءة ينبغي أن يقطع ويشتغل بالاستماع والإجابة۔ كذا في البدائع"یعنی: سامع اذان اور اقامت کے دوران بات چیت نہ کرے، نہ ہی قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو، نہ ہی اذان کے جواب کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول ہو۔ اور اگر وہ تلاوت کررہا ہو تو چاہیے کہ وہ تلاوت روکے اور اذان سننے اور اس کے جواب دینے میں مشغول ہو، جیسا کہ بدائع میں مذکور ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 57، مطبوعہ: بیروت)

البحر الرائق میں ہے"في فتاوى قاضي خان إجابة المؤذن فضيلة وإن تركها لا يأثم، وأما قوله عليه الصلاة والسلام {من لم يجب الأذان فلا صلاة له} فمعناه الإجابة بالقدم لا باللسان فقط۔۔۔ولا يقرأ السامع ولا يسلم ولا يرد السلام ولا يشتغل بشيء سوى الإجابة ولو كان السامع يقرأ يقطع القراءة ويجيب وقال الحلواني الإجابة بالقدم لا باللسان حتى لو أجاب باللسان ولم يمش إلى المسجد لا يكون مجيباً"یعنی: فتاوی قاضی خان میں ہے کہ اذان کے جواب دینے میں فضیلت ہے اور اگر کوئی شخص اذان کا جواب (زبان سے) نہ دے، تو وہ گنہگار نہیں ہوگا۔ بہر حال سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ "جو اذان کا جواب نہ دے تو اس کی کوئی نماز نہیں" اس سے مراد اذان کا جواب قدم سے دینا ہے نہ کہ فقط زبان سے اذان کا جواب دینا۔ سامع اذان کے دوران تلاوت نہ کرے، نہ ہی کسی کو سلام کرے اور نہ ہی سلام کا جواب دے، نہ ہی اذان کے جواب کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول ہو۔ اور اگر سامع قرآن کی تلاوت کررہا ہو تو وہ تلاوت روکے اور اذان کا جواب دے۔ امام حلوانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اجابت

بالقدم کا حکم ہے نہ کہ فقط اجابت باللسان کا، لہذا اگر کوئی شخص زبان سے اذان کا جواب دے اور چل کر مسجد کی طرف نہ جائے تو اس صورت میں وہ مجیب نہ ہوگا۔ (البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 273، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "جب اَذان ہو، تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور جواب سلام، تمام اشغال موقوف کردے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اَذان کی آواز آئے، تو تلاوت موقوف کردے اور اَذان کو غور سے سُنے اور جواب دے۔ یوہیں اِقامت میں۔ جو اَذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے، اس پر معاذاللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 473، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4407

تاریخ اجراء: 14 جمادی الاولیٰ 1447ھ/06 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net